143076 ـ دخول كے بعد طلاق دى ليكن عدالت ميں جھوٹ بولا

سوال

چار برس تك ميرا عقد نكاح رہا، اور اس دوران ہم نے شرعى خلوت (يعنى دخول) بھى كى، اور اس كے بعد اختلاف پيدا ہو گئے اور طلاق ہو گئى، اور طلاق كے دوران مہر سے دستبردارى كا اعلان كيا گيا.
جب شرعى قاضى نے خاوند اور بيوى كو شرعى خلوت كے متعلق پوچھا تو دونوں نے انكار كيا، كيونكہ لڑكى كے گھر والے بھى موجود تھے؛ يہ علم ميں رہے كہ يہ خلوت لڑكى كى موافقت سے ہوئى تھى ليكن لڑكى كے گھر والوں كو اس كا علم نہ تھا.
ميرا سوال يہ ہے كہ آيا دونوں اطراف سے موافقت كے بعد قاضى كے سامنے جھوٹ بولنے كے بعد طلاق واقع ہوئى ہے يا نہيں، اور اس كے نتيجہ ميں خاوند پر كيا مرتب ہوتا ہے، برائے مہربانى مجھے اس كے بارہ ميں جواب ديں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

طلاق سے قبل شرعى خلوت كا ہونا يا نہ ہونے كا طلاق واقع ہونے سے كوئى تعلق نہيں، كيونكہ طلاق تو ہر حالت ميں واقع ہو گى، اور اس كے متعلق قاضى كے سامنے جھوٹ بولنے كا طلاق واقع ہونے پر كوئى اثر نہيں ہوگا، ليكن جھوٹ بولنے والے كو گناہ ضرور ہے.

بلكہ قاضى نے تو شرعى خلوت كے بارہ ميں اس ليے دريافت كيا تھا كہ خلوت ہونے كى نتيجہ ميں طلاق شدہ عورت كے حقوق و اجبات زيادہ بنتے ہيں.

اس پر دو چيزيں مرتب ہوتى ہيں:

پہلى:

جب طلاق دخول يا صحيح خلوت كے بعد طلاق دى جائے تو بيوى كو پورا مہر لينے كا استحقاق ہے.

ليكن اگر صحيح خلوت سے پہلے ہى طلاق ہو جائے تو پھر عورت نصف مہر كى مستحق ٹھرتى ہے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر تم انہيں چھونے سے قبل طلاق دے دو اور تم نے ان كا مہر مقرر كر ديا ہے تو جتنا مہر مقرر كيا گيا ہے

انہیں اس کا نصف مہر دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ خود معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور یہ کہ تم معاف کر دو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی جو تم عمل کرنے والے ہو وہ دیکھ رہا ہے .

تفصیلی بیان آپ سوال نمبر (97229) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

دوسری:

اگر دخول یا صحیح خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو تو عورت پر شرعی عدت گزارنا واجب ہے.

لیکن دخول یا صحیح خلوت سے قبل عدت واجب نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے (جماع) سے قبل طلاق دے دو تو ان پر کوئی عدت نہیں جسے وہ شمار کریں .

آپ نے جو بیان کیا ہے اس کی بنا پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ: عورت پورے مہر کی مستحق ہے، اور اس پر تین حیض شرعی عدت گزارنا واجب ہو گی.

اس لیے کہ عورت مہر سے دستبردار ہو چکی ہے چنانچہ اس حالت میں عورت پر اہم چیز شرعی عدت گزارنا واجب ہے، اس لیے وہ نہ ت واس عدت کے دوران منگنی کر سکتی ہے اور نہ ہی شادی کر سکتی ہے.

بلاشك و شبہ رخصتی سے قبل لڑکی کی بکارت اور کنوارہ پن ختم ہو جانا لڑکی کے گھر والوں کے لیے بہت بڑی پریشانی کا باعث ہے، اسی لیے علماء کرام نے عقد نکاح کرنے والے شخص کو یہ تاکید کی ہے کہ جب عورت ابھی اپنے گھر میں ہی اور اس کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو اس سے جماع نہ کرے؛ کیونکہ اس میں بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

سوال میں جو بیان ہوا ہے وہ اس کی مثال ہے کہ نکاح کرنے والے شخص نے رخصتی سے قبل بیوی سے جماع کر لیا تو اس پر کیا خرابی مرتب ہوئی ہے، اور پھر اس میں ایك اور یہ پریشانی بھی ہوتی ہے کہ جب لڑکی کا دوسرا نکاح ہو گا تو کیا اس کا نکاح کنواری ہونے کی حالت میں ہوگا، جیسا کہ اس لڑکی کی ظاہری حالت ہے، یا کہ وہ کنواری نہیں، جیسا کہ حقیقت ہے؟ اور اگر اس کے دوسرے خاوند کو پتہ چل گیا کہ وہ تو کنواری نہ تھی ؟

اس لیے ایسے عمل سے جس میں پریشانی اور شك پیدا ہونے کا خدشہ ہو سے دور رہنا ہی بہتر ہے.

واللہ اعلم .